بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

نہایت افسوس اور بڑے شرم کی بات ہے کہ فرقہ وارانہ فسادات کا سلسلہ کسی طرح ختم نہیں ہوتا پچھلے دنوں یہ فسادات رانچی سے شروع ہوکر اتر پردیش، مہاراشٹر اور مدھیا پردیش کے مختلف حصوں میں جس تسلسل اور باقاعدگی کے ساتھ ہوتے رہے ہیں وہ اس بات کا ناقابلِ تردید ثبوت ہے کہ یہ جو کچھ ہوتا رہا ہے محض اتفاقیہ ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ ایک سوچی سمجھی اور بنائی ہوئی منظم اسکیم یا تحریک کا نتیجہ ہے۔ یہ فسادات وہاں ہوئے ہیں جہاں مسلمان صنعت و حرفت یا خاص خاص پیشوں میں مقامی طور پر نمایاں ہیں اور خود کفالتی ذریعۂ معاش رکھتے ہیں۔ پھر ان فسادات کی نوعیت سب جگہ یکساں رہی ہے یعنی مسلمانوں کے خلاف پہلے کوئی سنگین الزام اور افواہ۔ پھر اشتعال انگیز تقریریں۔ رپورٹیں۔ اشتہارات اور بیانات۔ پھر جلسہ اور جلوس۔ پتھراؤ۔ لوٹ مار اور پھر ضرب و حرق۔ پولیس اور حکام متعلقہ کی فرض ناشناسی۔ اور جب یہ سب کچھ ہو گیا تو اب امن کی دہائی۔ اور ریلیف کیمپ وغیرہ۔ شر پسند عناصر ہر زمانہ میں اور ہر ملک میں رہے ہیں۔ یہ لوگ صرف کسی ایک خاص فرقہ کے دشمن نہیں ہوتے بلکہ انسانیت۔ شرافت اور قانون کے دشمن ہوتے ہیں۔ اس لئے ان سے عہدہ برآ ہونے کی سب سے بڑی ذمہ داری اولاً حکومت اور ثانیاً اُن اہل ملک پر عائد ہوتی ہے جو لاقانونیت کو ملک کے لئے سب سے زیادہ خطرناک اور تباہ کن سمجھتے ہیں۔ بہر حال اب پانی سر سے اونچا ہو گیا ہے۔ اگر آزادی کے بیس برس بعد بھی ان حالات میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی تو اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ ملک میں فاشسٹ رجحانات کو چھوٹ مل گئی ہے اور جب ایسا ہے تو پھر ہندو مسلمان کا کیا سوال؟ پورا ملک۔ اس کی سالمیت اور جمہوریت۔ اس کی ترقی اور خوش حالی سب نہایت شدید خطرہ میں ہیں۔ اس لئے کسی ایک اقلیت کی خاطر نہیں بلکہ خود اپنے ملک اور قوم کی خاطر حکومت اور اکثریت کو یہ خطرہ محسوس کر کے اپنا فرض منصبی عزم و ہمت، بیدار مغزی اور روشن دماغی کے ساتھ انجام دینا چاہیئے کہ "تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن"